عِلم و عمل

ٹی آر سی کی جانب سے ششماہی تعلیمی جریدہ

جنوری - جون ۲۰۰۶ء

جلد نمبر۲، شمارہ نمبر۱

اس شمارے میں

کردار معنی رکھتا ہے

اس شمارے میں آپ نئی نسل کی اخلاقی قدروں میں
مدد کی اہمیت کے بارے میں جان سکیں گے۔

Teachers' Resource Centre

اداریہ	۱
آپ کے خطوط	۲
کردار اہمیت رکھتا ہے	۳
کردار سازی پر میڈیا کے اثرات	۶
کمرہ جماعت کی سرگرمیاں	۸
شمولیتی تعلیم	۱۶
کردار کے چھ ستون	۱۹

علم و عمل

عذرا عقیل
پرنسپل، کراچی کیمرج اسکول

ڈیوڈ فورڈ
ٹی آر سی، رضا کار

مہناز محمود
ڈائریکٹر پروگرام ڈویلپمنٹ، ٹی آر سی

ماریہ حق
ایڈمنسٹریٹر، مسز حق اسکول (جونیئر برانچ)

نگہت حسن
ممبر، ٹریننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ٹیم، ٹی آر سی

ربیعہ مینائی
ایڈمنسٹریٹر، دی اے ایم آئی اسکول

معزز قارئین
السلام علیکم

یہ ایک مشہور مقولہ ہے کہ جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجئے کہ اچھی فصل بیج کی کوالٹی، زرخیز زمین، اطراف کے ماحول اور اس محنت پر منحصر ہے جو کاشت کے دوران کی گئی ہو۔ جب ہم اپنے بچوں کی پرورش کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہمیں خود سے یہ سوال کرنا چاہیئے کہ آیا ہم اپنے بچوں کو ہر وہ چیز فراہم کر رہے ہیں جو انہیں ذمہ دار اور دیانت دار شہری بننے میں مدد دے سکے؟ بدقسمتی سے ہمارا معاشرہ اکثر ہمارے بچوں کے لئے اچھی مثالیں فراہم نہیں کرتا۔ رشوت اور بدعنوانی قابو سے باہر ہے اور عموماً اخلاقی نقطۂ نظر یا جواز اپنی سہولت کے مطابق پیش کیا جاتا ہے۔ اگر اس طریقۂ کار کو تبدیل کرنا ہے تو ہمیں اپنے بچوں کے اخلاقی کردار کی قوت کو پروان چڑھانا ہوگا۔ بحیثیت والدین اور اساتذہ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے بچوں کے لئے مثبت مثال قائم کرنے کے لئے پہل کریں تاکہ وہ گھر میں اور اسکول میں کردار کے اعلیٰ نمونے دیکھ سکیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کر سکیں۔ کردار و اخلاق کے حوالے سے ہم چاہتے تھے کہ نئی نسل میں موجود اخلاقی قدریں جانچی جائیں اور تعلیم دانوں کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ صحیح راستہ پر چلنے میں نوجوانوں کی مدد کر سکیں۔ ہم نے 'Character Counts Survey' کروایا تاکہ پرائیویٹ اور پبلک اسکولوں کے ایک ہزار سے زائد طلباء سے ایک سوالنامہ پر یہ معلوم کیا جا سکے کہ اخلاقی مسائل کے بارے میں نوجوان نسل کیا سوچتی ہے اور مختلف صورتِ حال سے وہ کیسے نمٹتے ہیں۔ یہ سروے آپ اس شمارے کے انگریزی حصّے میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ کچھ جگہوں پر بچوں کے دیئے گئے جوابات آپ کو حیران کرنے کے لئے کافی ہیں۔

ہم نے کمرہ جماعت کی سرگرمیوں کے لئے ایسے عنوانات شامل کرنے کی کوشش کی ہے جن پر عمل کر کے بچوں کی مدد کی جا سکتی ہے کہ وہ اچھے کردار کی مضبوط بنیاد رکھ سکیں اور وہ ہیں کردار کے چھ ستون: قابلِ اعتبار، احترام، احساس ذمہ داری، انصاف، دوسروں کا خیال رکھنا اور شہریت۔ ہم آپ کے علم میں یہ بات بھی لانا چاہتے ہیں کہ اس شمارے میں آپ اردو اور انگریزی دونوں حصوں میں مختلف سرگرمیاں ملاحظہ فرمائیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس طرح دونوں زبانوں سے واقفیت رکھنے والے قارئین زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کر سکیں۔

آخر میں، ہم آپ کے ارسال کردہ خطوط اور ای میل کے مشکور ہیں۔ ان میں سے چند اس شمارے میں شامل بھی کئے گئے ہیں۔ ایک مرتبہ پھر ہم یہ بات دہرانا چاہتے ہیں کہ ہم آپ سے علم و عمل کے بارے میں سنتے رہنا پسند کرتے ہیں اور اس سلسلے میں آپ کی آراء اور مشوروں کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

اداریہ ٹیم

آپ کے خطوط

تاثرات

رسالہ "علم وعمل" جوکہ ٹیچرز ریسورس سینٹر کے توسط سے شائع ہوا ہے میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ یہ ایک بہت ہی معلوماتی اور مفید کاوش ہے اس میں مختلف عنوانات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور تجزیہ کرنے کے بعد نتائج اخذ کئے گئے ہیں۔ "ہوم ورک" کے موضوع پر ایک طویل مضمون اس رسالے میں شامل ہے اس مضمون میں یہ تجزیہ کیا گیا ہے کہ طلباء کو ہوم ورک دیا جائے یا نہ دیا جائے اور اگر دیا جائے تو اس کی مقدار کیا ہونی چاہئے۔ ایک سیر حاصل بحث اور سروے کے بعد ہوم ورک کے مثبت اور منفی پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ منفی اثرات کے مقابلے میں مثبت اثرات زیادہ ہیں۔ بات ہے توازن کی۔ ہوم ورک کا مطلب یہ ہے کہ طالب علم نے جو کچھ کلاس میں سیکھا ہے اس کی دہرائی ہوجائے اور طالب علم کی کارکردگی کا معیار بڑھے۔ چھوٹی عمر کے طلباء کے لئے ہوم ورک مفید نتائج سامنے لاتا ہے۔ لیکن ہوم ورک کی مقدار اتنی ہو کہ طالب علم اپنی گھریلو، خاندانی اور تفریحی مصروفیات کے باوجود آسانی سے کرلے۔" رسالہ علم وعمل" میں بہت ریسرچ کے بعد اس مضمون کو شائع کیا گیا ہے جو بہت مفید اور پُراثر ہے اس سے طلباء، اساتذہ اور والدین بہت رہنمائی حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ ایک بہترین مضمون ہے جس سے یہ نتیجہ سامنے آیا ہے کہ مناسب ہوم ورک والدین اور اساتذہ کے درمیان اچھے روابط پیدا کرتا ہے۔ لیکن بچے کا نقصان کسی بھی حال میں نہیں ہونا چاہئے۔

رسالہ "علم وعمل" میں " آرٹ کا استاد" کے موضوع پر بھی ایک طویل مضمون شامل اشاعت ہے جو بہت معلوماتی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ایک آرٹ ٹیچر میں کیا کیا خصوصیات ہونی چاہئیں وہ کون سے طریقے اختیار کر کے طلباء کی ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کرسکتا ہے۔ وہ کون سے موثر انداز ہیں جن کو اپنا کر وہ طلباء میں تخلیقی صلاحیتیں پیدا کرسکتا ہے یہ ایک بہت ہی معلوماتی اور رہنمائے اساتذہ اور والدین مضمون ہے۔ اس سے بہت زیادہ استفادہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ نیز اس رسالے میں اس چیز کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ اگر طلباء کمرہ جماعت میں باہمی تعلیمی عمل والا طریقہ تدریس اپنائیں تو ان میں سیکھنے کا عمل بہت فروغ پاسکتا ہے۔ الغرض یہ ایک مفید جریدہ ہے جو "ٹیچرز ریسورس سینٹر" نے شائع کیا ہے اس کی افادیت مستند ہے۔

سلطانہ بیگم، سپروائزر، نارتھ ناظم آباد ٹاؤن

جائزہ

ٹی آر سی کی جانب سے شائع ہونے والے شمارے علم وعمل کے مطالعے سے اندازہ ہوا کہ واقعی ٹی آر سی ایسا ادارہ ہے جو خلوص نیت سے قوم کی امانت کی حفاظت وتربیت کر رہا ہے۔ بچے وہ امانت ہیں جن کو ٹی آر سی اپنے وسائل سے بڑھ کر توجہ اور تعلیم وتربیت مہیا کرنے میں مصروف ہے۔

اس بات کا بین ثبوت علم وعمل کی اشاعت ہے جس میں تحریر جملہ موضوع اساتذہ کو وہ حکمت وتیکنیک دے رہے ہیں جو دور جدید کا تقاضہ ہیں۔ جنوری ۲۰۰۵ء کے شمارے کے موضوع "ہوم ورک" پر سیر حاصل مواد مہیا کیا گیا جو تجربے کا نتیجہ ہیں۔ اس میں ہوم ورک کی تعریف، دورانیہ، اقسام، اثراتِ منفی ومثبت، ہوم ورک کا دلچسپ بنانا اور کارگر ثابت ہونا ہر چیز مستند ہے اور قابل عمل ہے۔ ساتھ ہی اس موضوع کی سب سے بڑی خوبی والدین کی رائے کے نتیجے میں وہ مشورے اور طریقے ہیں جو بچے کے لئے ہوورک جیسے کام کو بوجھ کے بجائے دلچسپ اور خوشگوار بنا سکتا ہے۔

موضوع " آرٹ کا استاد" پر بھی عمدہ اور قابل وتقلید مواد موجود ہے۔ نیز "باہمی تعلیمی عمل کا نتیجہ "ایسا موضوع ہے جس سے استاد سبق کو دلچسپ اور طلبہ کو سبق ذہن نشین کرانے میں نہ صرف مدد لے سکتا ہے۔ بلکہ بچوں کی مدد سے سبق کے لئے دلچسپ طریقے بھی اخذ کراسکتا ہے۔

نشاط نعیم

سپروائزر، نارتھ ناظم آباد ٹاؤن

ایک موثر تخلیق

علم وعمل رسالہ " ٹیچرز ریسورس سینٹر " کا شائع کردہ ہے یہ بہت اچھا رسالہ ہے بہت معلوماتی ہے اس میں بچوں کو ہوم ورک دینے یا نہ دینے کے بارے میں بڑی تفصیل سے معلومات فراہم کی گئیں ہیں۔ جن سے ٹیچرز بہت فائدہ حاصل کرسکتی ہیں اور طالب علموں کے ذہنوں کو جلا بخش سکتی ہیں۔ والدین بھی اس رسالے سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ نیز اس میں بتایا گیا ہے کہ ایک آرٹ ٹیچر کس طرح طالب علموں کی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو سامنے لاسکتا ہے۔ استاد کو کس طرح طلبہ میں مل جل کر ان کا دوست بن کر ان کی رہنمائی کرنی چاہئے۔ اس کے علاوہ کلاس میں مل جل کر بحث ومباحثہ کرنے اور باہمی تعلیمی سرگرمیوں سے بہت اچھے نتائج حاصل ہوسکتے ہیں۔

رسالہ " علم وعمل " ایک بہت ہی مفید رسالہ ہے اب اساتذہ اور والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس سے کس طرح استفادہ حاصل کرتے ہیں۔

شہناز بنت محمد فاروق، ٹیچر، سراج الدولہ بوائز ایلیمنٹری اسکول NNT-22 نارتھ ناظم آباد ٹاؤن

اپنے مشورے اور تجاویز سے ہمیں دیے گئے پتہ پر آگاہ کیجئے
ٹیچرز ریسورس سینٹر
٦٧۔بی، گارڈن روڈ، کراچی
ای میل: info@trconline.org

کردار اہمیت رکھتا ہے

عذرا عقیل

زندگی کچھ اور شے ہے، علم ہے کچھ اور شے
علم میں دولت بھی ہے قدرت بھی ہے لذت بھی ہے
زندگی سوزِ جگر ہے علم ہے سوزِ دماغ
ایک مشکل ہے کہ ہاتھ آتا نہیں اپنا سراغ

(اقبال۔ بال جبریل)

کس کی خواہش نہیں کہ وہ اپنے ملنے جلنے والوں اور دوست احباب میں مقبول و محبوب ہو۔ اپنے ساتھیوں میں ہر دل عزیز ہو اپنے اغراض و مقاصد حاصل کر سکے اور ایک کامیاب زندگی گزار سکے۔ وہ یہ چاہتا تو سب کچھ ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ وہ اپنا یہ مقصد کیونکر حاصل کرے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض اوقات ذرا سی غلطی یا غلط فیصلے سے سارا معاملہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ یوں کہئے کہ سالانہ امتحان کا دن ہے۔ آپ نے اپنے تئیں تیاری بھی کی ہے۔ لیکن آپ یہ سوچ رہے ہیں کہ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ کا اے گریڈ آ جائے اور نہ صرف آپ اپنے اساتذہ بلکہ والدین کے لئے بھی باعث فخر بن سکیں۔ کہ اتنے میں آپ کا دوست آپ کے ہاتھ میں ایک پرچہ دیتا ہے اور بڑے وثوق سے کہتا ہے کہ آنے والے امتحان کے تمام سوالات کے صحیح جوابات اس میں درج ہیں اور شاندار کامیابی یقینی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ آپ کا یہ دوست اس قسم کی معلومات حاصل کرنے میں بہت زیادہ ہوشیار ہے اور اگر وہ کہہ رہا ہے تو واقعی یہ پرچہ آپ کی نمایاں کامیابی کی ضمانت ثابت ہوگا مگر یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا آپ اس پرچے سے استفادہ کرتے ہیں یا نہیں؟ آپ یہ جانتے ہیں کہ یہ غلط ہے آپ نے امتحان کی تیاری بھی کی ہے لیکن اگر بوقتِ ضرورت اس پرچے سے تھوڑی سی مدد لے بھی لیں گے تو یہ آپ کی نمایاں کامیابی کو یقینی بنا دے گی۔ آج کل کون نقل نہیں کرتا؟ گو کہ سب جانتے ہیں کہ یہ غیر اخلاقی اور غیر اسلامی ہے پھر بھی کرتے ہیں۔ تو بتایئے جبکہ آپ بھی سب کچھ جانتے ہیں پھر بھی دوست سے پرچہ لے لیں گے؟

کبھی کبھی کچھ فیصلوں کا انتخاب کرنا بڑا ہی کٹھن ہوتا ہے مگر اصل نقطہ ہم پر واضح ہو جاتا ہے گو کہ اچھے اخلاق و اطوار کو اپنانا سہل نہیں ہوتا مگر پھر بھی یہ بہت اہم ہے۔ کیونکہ ہم سب ایک مشترکہ حق اور سچائی کے ساتھ رہتے ہیں۔ جو کچھ بھی ہم کہتے یا کرتے ہیں ہمارے انتخاب کی ترجمانی کرتا ہے اور ہم اس کا فیصلہ کس طرح کرتے ہیں؟ یہ ہماری آئندہ زندگی کی تشکیل کرتا ہے۔
اخلاقیات سے متعلق باہمی روابط اور فیصلوں کے واضح نتائج ہوتے ہیں اس کا سب سے دور رس نتیجہ یہ ہے کہ یہ آپ کو صاحب کردار بناتا ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کردار کیا ہے؟
یہ دراصل مجموعہ ہے انسان کی نمایاں اور امتیازی خصوصیات خوبیوں اور ترجیحات کا اور بالآخر انسان کی اخلاقی عادات کی تشکیل کرتا ہے۔
ہر فرد کسی بھی قسم کے کردار کا حامل ہو سکتا ہے لیکن تمام افراد "صاحب کردار" نہیں ہوتے یعنی ایسا شخص جو اپنے اچھے کردار و عادات کی وجہ سے پر اعتماد اور قابل ستائش بھی ہو۔ کردار دراصل اچھے اخلاق و اطوار کے مستعد عمل ہونے کا نام ہے۔

کسی شخص کا کردار اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ وہ عادتاً لوگوں سے کس طرح پیش آتا ہے۔ کردار اور شہرت دونوں ایک چیز نہیں ہیں کردار وہ ہے جو آپ دراصل ہیں اور شہرت وہ ہے لوگ کہتے ہیں کہ آپ ہیں۔ ابراہیم لنکن نے کردار کو ایک درخت اور رائے عامہ یا شہرت کو اس کے سایہ سے مماثل کیا ہے۔
کوئی شخص بھی اچھا کردار لے کر پیدا نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی یہ کوئی معروثی شے ہے۔ پھر بھی اپنے ماحول سے قطع نظر وہ اس دنیا میں ایک ایسے موافق موقع کے ساتھ جنم لیتا ہے کہ وہ ایک مثالی کردار کا انسان بن سکے۔ کردار کی نشوونما کرنی پڑتی ہے۔ ماہر تعلیم Edvin Delattre کہتے ہیں" ہم سب ایک اچھے کردار کی صلاحیت لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ یہ تو ہمارے رجحان اور عادات اسے کمزور اور برا بنا دیتے ہیں۔ کیونکہ ہم اخلاق کے مثالی نمونوں کی لاعلمیت لے کر پیدا ہوتے ہیں لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری تربیت اور نشوونما اس طرح کی جائے کہ اچھا اخلاق و کردار ہماری عادت ثانیہ بن جائے۔ خواہ ہم منفی رجحانات سے ہار مان لیں یا ان پر قابو پالیں یہ عموماً اس چیز پر منحصر ہے کہ آیا ہمارے والدین، اساتذہ، بڑوں اور دوست احباب نے خود اپنے کردار کے ذریعے ہمیں اچھے اخلاق سے روشناس کروایا نہیں۔ کردار کی نشوونما اس عمل کی طرف نشان دہی کرتی ہے جس کے ذریعے کسی فرد کے ذہن میں مثبت اخلاقی رجحانات جو کہ اچھے اصولوں پر مبنی ہوں رفتہ رفتہ بہت اچھی طرح بٹھا دیئے جائیں۔ یوں تو ان کا اظہار بیشتر طریقوں سے کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اپنی آسانی اور آگہی کے لئے ان کو مختصراً کردار کے چھ ستونوں میں منقسم کر دیا گیا ہے۔

۱۔ قابلِ بھروسہ	Trustworthiness
۲۔ احترام	Respect
۳۔ احساسِ ذمہ داری	Responsibility
۴۔ انصاف	Fairness
۵۔ دوسروں کا خیال رکھنا	Caring
۶۔ شہریت	Citizenship

یہ چھ ستون فلٹر کی طرح کام کرتے ہیں اور فیصلوں کے طریقۂ عمل کے وقت کام آتے ہیں۔ لہٰذا صرف قابلِ بھروسہ ہونا کافی نہیں ہے۔ ہمیں شفیق اور ہمدرد بھی بننا ہے۔ صرف انصاف کو اختیار نہیں کرنا ہے بلکہ کسی چیز کے حق یا ناحق ہونے میں فیصلہ کرتے وقت اپنے فیصلے کی ذمہ داری بھی قبول کرنی ہے۔ یہ ستون اس وقت بے حد کارآمد ہوتے ہیں جب ہم کسی دوراہے پر کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے فیصلے کرتے وقت کسی ایک اصول کی خاطر دوسرے کو قربان کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر کسی کا محاسبہ کرتے وقت ہمدردی کو بالکل بھول جاتے ہیں یا کبھی کسی ذاتی مقصد کے حصول کے وقت یہ بھول جاتے ہیں کہ اسے ہم کس طرح حاصل کریں گے؟

مختصراً یہ کہ یہ چھ ستون نہ صرف ہمارے اخلاقی فیصلوں کے معیار کو بہتر بنانے میں بہت معاون ثابت ہوتے ہیں بلکہ ہمارے کردار اور زندگی کو بھی بہتر بنا دیتے ہیں۔

۱۔ قابلِ بھروسہ

یہ چھ بنیادی اخلاقی اقدار میں سے سب سے زیادہ پیچیدہ اور دشوار ہے کیونکہ اس کا تعلق کردار کی بہت سی خوبیوں سے ہوتا ہے مثال کے طور پر صداقت، ایمانداری، قابلِ اعتبار اور وفادار ہونا وغیرہ۔ تمام اخلاقی قدروں میں سے صداقت اور ایمانداری سے زیادہ کوئی بھی قدر اتنی بنیادی نہیں ہے۔ ہم اس خصوصیت کو صاحبِ عزت لوگوں کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ ہم ایسے لوگوں کی ستائش کرتے ہیں جو ایماندار ہوتے ہیں لیکن ایمانداری ایک بہت ہی وسیع نظریہ ہے اس میں انسان کا طرزِ عمل اور اظہار دونوں ملوث ہوتے ہیں۔

اظہار میں ایمانداری کا مطلب یہ ہے کہ صداقت کا بیان ہم اس طرح کریں جتنی کہ ہمیں معلوم ہے اور اس طرح نہ کریں کہ سنانے والا اس کا کوئی دوسرا معنی اخذ کرے یا اصل سچائی چھپ جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم حقائق بیان کریں تو مکمل سچائی کے ساتھ کریں اور ان میں کمی یا بیشی نہ کریں۔ اصل سچائی یا اس کو سچائی کے ساتھ بیان کرنے میں ہماری نیت کا بڑا دخل ہوتا ہے۔ غلط ہونے اور جھوٹ بولنے میں واضح فرق ہے۔ سچائی کے اظہار میں خلوص کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر آدھا سچ بلاوجہ جگہ کچھ کہہ دینا، یہاں تک کہ خاموش رہنا بھی کئی مرتبہ حق کو چھپانے یا غلط رائے قائم کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ صاف گوئی اور کئی مرتبہ بروقت کسی کو ایسی معلومات فراہم کرنا جن کی اسے اس وقت ضرورت ہو یہ بھی ایمانداری کے اظہار کا ایک طریقہ ہے۔ کردار میں ایمانداری کا مطلب یہ ہے کہ یہ کام اصول کے تحت کیا جائے یعنی چوری، فراڈ دھوکہ دہی وغیرہ سے واضح طور پر اجتناب کیا جائے۔

ایمانداری ایک مکمل اکائی ہے اور اسے تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایماندار شخص اپنے عقائد کے مطابق فیصلے کرتا ہے نہ کہ موقع کی مناسبت کے تحت اور یہ فیصلے استقامت پر مبنی ہوتے ہیں اور تبدیل نہیں ہوتے۔

۲۔ احترام

انسان اشیاء نہیں ہوتے اور یہ ہر فرد کا بنیادی حق ہے کہ اسے قابلِ احترام سمجھا جائے اور اس کی عزت کی جائے۔ یقیناً یہ ہمارا اخلاقی فرض نہیں ہے کہ ہم تمام افراد کو بہت زیادہ قابلِ تکریم بنا دیں لیکن ہمیں چاہئے کہ کم از کم سب کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں ان تمام حقائق سے بالاتر ہو کہ وہ کون ہیں اور کیا کرتے ہیں۔ بحیثیت انسان ہم پر ایک ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم ہر قسم کے حالات میں بہترین کردار کا مظاہرہ کریں خواہ وہ ناپسندیدہ لوگوں کے ساتھ تعلقات ہی کیوں نہ ہوں۔

اس کے لئے سنہری اصول یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرو جو تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ کریں۔ یہ اصول بہت عمدگی سے کردار کے چھ ستونوں میں سے دوسرے ستون یعنی " احترام " کی تصویر کشی کرتا ہے۔ ایک دوسرے کی عزت کرنے کی وجہ سے ہم اشتعال انگیزی، اہانت، سازش، استحصال ان سب سے اجتناب کر سکتے ہیں۔ اور ایسا کرنے سے تہذیب، خوش اخلاقی، شائستگی، پُروقار انداز، شخصی آزادی، صبر و تحمل جیسے عمدہ نظریات کی ترجمانی ہوتی ہے۔

ایک قابلِ عزت فرد کسی دوسرے انسان کی بات صبر و تحمل اور دھیان سے سنتا ہے۔ اور عامرانہ انداز اختیار کرنے کی بجائے ہمدردی کے ساتھ مسائل کا حل تلاش کرتا ہے وہ نظم و ضبط اور اصول و ضوابط کا خیال رکھتا ہے۔ اور نتیجتاً ایسی فضا قائم ہو جاتی ہے جس میں ہر فرد اطمینان اور سکون سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔

۳۔ احساسِ ذمہ داری

زندگی بار ہا ایسے واقعات سے پُر ہے جب ہمیں اپنی قوت فیصلہ کو بروئے کار لانا ہوتا ہے۔ احساسِ ذمہ داری کا مطلب ہے مناسب وقت پر صحیح فیصلے کا انتخاب۔ یعنی ہر موقع پر اپنا محاسبہ کرتے ہوئے درست فیصلہ کرنا۔ اس امر کا دھیان رکھنا کہ ہمارا ہر فعل اہمیت کا حامل ہے اور ہم ہر اچھے یا برے نتیجہ کے خود ذمہ دار ہیں۔ قوتِ فیصلہ کی آزادی ہم میں احساس ذمہ داری پیدا کرتی ہے۔ اور ہمیں اس قابل بناتی ہے کہ بروقت صحیح فیصلوں کا انتخاب کر سکیں اور غلط فیصلوں کو اخلاقی بنیادوں پر رد کر سکیں۔

صاحبِ کردار افراد اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اپنا محاسبہ کچھ اس طرح سے کریں کہ وہ اخلاق کا اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے اپنے اوپر کچھ پابندیاں عائد کریں تا کہ وہ لوگوں کی توقعات پر پورا اتر سکیں۔

خوب سے خوب تر کی تلاش کو جب اخلاقی قدروں کا پابند بنا دیا جاتا ہے تو انسان اپنی معلومات کا پابند ہوتے ہوئے ایسے اقدامات بجالاتا ہے جو کہ نا صرف کامیاب ہوتے ہیں بلکہ موثر بھی ہوتے ہیں۔

۴۔ انصاف

انصاف کیا ہے؟ بہت سے لوگ اس بات سے اتفاق کریں گے کہ اس میں غیر جانب داری، برابری، تناسب آزادرائے وغیرہ سب شامل ہیں۔ کچھ کا خیال ہے کہ ایک طرح کے معملات کو مستقل مزاجی سے طے کرنا انصاف ہے۔ کچھ کا خیال ہے کہ ایسی سزا جس کی جرم کے ساتھ مطابقت نہ ہو غیر انصافی ہے۔ گو کہ یہ سب کہنا کتنا آسان نظر آتا ہے لیکن جب ان تمام باتوں کے اطلاق کی باری آتی ہے تو یہ نہایت مشکل ہو جاتا ہے اور اس کے لئے ایک متوازن معیار کے قیام کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس میں کہ انسان کے ذاتی احساسات یا توجیہات کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہتی۔ انصاف پر مبنی فیصلوں کا عمل درآمد بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور فیصلے ہمیشہ ذاتی عناد یا رغبت سے بالاتر ہو کر کرنے چاہئیں۔ کسی فرد، گروہ یا معاشرے کو اپنی غلطیوں کی اصلاح فوراً اور رضا کارانہ طور پر کرنی چاہئے۔ کسی کی کمزوری یا لاعلمی کا فائدہ قطعی طور پر نہیں اٹھانا چاہئے۔

۵۔ دوسروں کا خیال رکھنا

اگر آپ اس کائنات میں تنہا رہ رہے ہوتے تو آپ کا دل ایک پتھر کی مانند سخت ہوتا شفقت اور ہمدردی کو اخلاقیات اور اخلاقی فیصلوں کا قلب کہا جاسکتا ہے۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے کہ کوئی فرد اخلاقی طور پر بہت اچھا ہو مگر لوگوں کی بہبود کا خیال نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ اخلاقیات دراصل لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا دوسرا نام ہے۔ انسانیت سے محبت کرنا لوگوں سے محبت کرنے کی بہ نسبت زیادہ آسان ہوتی ہے ایسے لوگ جو اپنے آپ کو اخلاقی طور پر اچھا سمجھتے ہیں لیکن دوسروں کے لئے ہمدردی کے جذبات نہیں رکھتے وہ لوگوں کو محض اپنی مرضی پر چلانے کے لئے آلہ کار بنا دیتے ہیں۔ ایک مخلص اور شفیق انسان دوسروں کے دکھ درد کی کسک اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔ اخلاقیات کا بہترین نمونہ وہ ہے جب انسان فیض رساں اور ایثار پسند ہو اور خلقِ خدا کی بہبود کا جذبہ دل میں رکھتا ہو۔

۶۔ شہریت

شہریت میں انسانی اخلاق کی وہ خوبیاں شامل ہیں جب ہم اپنے آپ کو معاشرے کا مفید عنصر سمجھتے ہوئے دوسروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔ ایک اچھا شہری قوانین کو نہ صرف جانتا ہے بلکہ ان کی پابندی بھی کرتا ہے۔ اور صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ وہ رضا کارانہ طور پر روزمرہ کے مسائل سے آشنا ہو کر ان کے حل کی تدابیر بھی کرتا ہے۔

وہ اپنے اردگرد کے ماحول اور معاشرے کو نا صرف حال کے لئے بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی فعال بناتا ہے تا کہ انسان بہتر زندگی گزار سکے۔ اس کی مثال وہ متعدد طریقوں سے اظہار کر کے کر سکتا ہے جیسا کہ وسائل کا تحفظ، استعمال شدہ مواد کو دوبارہ کارآمد بنانا (recycling) کوڑے کرکٹ کی صفائی وغیرہ۔ ایک اچھا شہری لینے کے بجائے معاشرے کو زیادہ دیتا ہے اور ایک فعال فرد بننے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

مختصراً یہ کہ کردار سازی اتنی آسان نہیں ہے۔ ہمیں کئی بار معاشی، معاشرتی، پیشہ ورانہ دباؤ میں رہ کر اخلاقی فیصلے کرنے ہوتے ہیں جو کہ بعض اوقات بہت کٹھن ہوتا ہے لیکن جب ہم ان فیصلوں کی افادیت پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں اپنی یہ کاوش بہت سود مند نظر آتی ہے۔ ایسا کرنے سے یہ دنیا بہتر دنیا اور یہ زندگی ایک بہتر زندگی بن جائے گی اور یہ یاد رکھیے کہ تبدیلی خواہ وہ ترقی کے لئے ہو یا تنزلی کے لئے یہ صرف ایک فیصلے کی مرہونِ منت ہوتی ہے۔

کردار سازی پر میڈیا کے اثرات

ربیعہ مینائی

والدین اور اساتذہ اکثر بچوں سے یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ انہیں اچھا انسان بننا چاہئے۔ غالباً یہاں اچھے سے مراد ذمہ دار، تمیز دار، ایمان دار، منظم، محنتی، سچے اور با اعتماد انسان سے ہے۔ ہم سب یہی چاہتے ہیں کہ ہماری نئی نسل میں یہ سب خوبیاں موجود ہوں اور وہ ایک اچھے اور مضبوط کردار کے مالک ہوں مگر حقیقت یہ ہے کہ دورِ حاضر میں یہ خوبیاں بہت کم لوگوں میں دیکھنے میں آتی ہیں۔ سب سے زیادہ پریشان کن بات یہ ہے کہ ہم سب نا صرف اس نامناسب معاشرتی نظام کو قبول کرتے ہیں بلکہ اس کے سامنے بڑی حد تک بے بس نظر آتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ اس پر متفق ہیں کہ اس اخلاقی انحطاط کی سب سے بڑی وجہ میڈیا یعنی ذرائع ابلاغ کی نت نئی شکلیں ہیں جس نے بڑی تیزی سے ہمارے رہن سہن کو تبدیل کر دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آج کل کے بچوں کے مزاج، رویوں اور اقدار پر بڑی حد تک میڈیا کے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ ٹی وی، کمپیوٹر، ریڈیو، فلمیں، انٹرنیٹ۔۔۔ ہر طرف میڈیا ہی نظر آتا ہے۔ کچھ عرصے پہلے بچوں کی دنیا ان کے والدین اور خاندان تک محدود تھی۔ والدین یہ فیصلہ کرتے تھے کہ بچوں کو کب اور کیا بتانا ہے اور کن چیزوں سے متعارف کرنا ہے مگر اب ایسا نہیں ہے۔

اس سلسلے میں سب سے اہم کردار ٹی وی کا ہے جس کے ذریعے اب ہر قسم کی خبریں اور معلومات ہمہ وقت کوئی بھی دیکھ اور سن سکتا ہے۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ بچے کا ذہن ہر بات کو سمجھنے اور قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا لیکن میڈیا کے ذریعے ایسی معلومات بھی ان تک پہنچ جاتی ہیں جن کو وہ پوری طرح سمجھ نہیں سکتے۔ اس طرح میڈیا خاندان میں بہت سی تبدیلیوں کا ذمہ دار ہے۔ پہلے ماں باپ بہت سی ایسی چیزیں جو ان کے خیال میں بچوں کے لئے نامناسب تھیں وہ ان سے چھپا لیتے تھے یہ ایک قسم کا سنسر تھا جو باآسانی ہو جاتا تھا کیونکہ ایک ہی گھر میں بچے اور بڑے مختلف قسم کے پرنٹ میڈیا مثلاً اخبار اور کتابیں پڑھ سکتے تھے۔ اس دور میں صرف ان باتوں میں بچوں کو شریک کیا جاتا تھا جو ان کی عمر کے مطابق ہوتی تھیں۔

اپنی کتاب "No Sense of Place: Impact of Electronic media on Social Behaviour" میں Joshua Meyrowitz لکھتا ہے کہ "ٹی وی اس وقت ہمارے بچوں کو دنیا بھر میں گھما دیتا ہے جبکہ ہم نے ابھی ان کو سڑک پار کرنے کی اجازت بھی نہیں دی ہوتی۔" یہ بہت زیادہ پرانی بات ہے کہ ہم اپنے بچوں کو کہانیاں سناتے وقت ان میں سے وہ باتیں چھپا لیتے تھے جو ہمارے خیال میں ان کی عمر کے حساب سے نامناسب تھیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ Fairytales میں سوتیلے ماں یا باپ بہت خراب روپ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ بچے بہت کم عمری سے ان کہانیوں کو سنتے ہیں اور اگر اس وقت ان کے ذہن میں یہ رشتے بہت ظالم اور ناقابل قبول کرداروں کی شکل اختیار کر لیں تو مستقبل میں ان کے لئے ایسے رشتے قبول کرنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔ ٹی وی ہر گھر میں ایسی کہانیاں اور بھی بہت کچھ بغیر کسی تبدیلی کے سلسلے میں دکھاتا ہے۔ جس سے بچوں کو دور رکھنا والدین کے لئے ناممکن تو نہیں مگر دشوار ضرور ہے۔

یہ صورتحال مزید سنگینی اختیار کرتی جارہی ہے۔صبر اور برداشت یا محنت سے کامیابی حاصل کرنے کی مثالیں میڈیا پر کم ہی دکھائی جاتی ہیں بلکہ Buy now/ pay later کلچر نے فوری تسکین اور کامیابی کو عین درست قرار دینا شروع کردیا ہے۔ جرائم کے نت نئے طریقے، مہلک ہتھیار اور کئی انسانوں کو بیک وقت ختم کرنے والے ہیروز جن کو کوئی بھی چیز نقصان نہیں پہنچاتی کثرت سے دکھائی دیتے ہیں۔ جو مسلسل یہ سبق دیتے ہیں کہ طاقتور وہی ہے جو لوگوں کو خوفزدہ کرسکے۔ جب وہ روزانہ ایسی چیزوں اور کرداروں کو دیکھ رہے ہیں تو پھر ان میں وہ خوبیاں کیسے پیدا ہوں گی جو ایک اچھے کردار کی نشانیاں ہیں۔

یہ بات تو طے ہے کہ ہمارے بچوں اور نوجوانوں کو میڈیا کے ساتھ ہی پلنا بڑھنا ہے اور اس کے اثرات ان کی زندگی کے ہر حصے میں موجود ہیں تو اب ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس طاقتور ہتھیار کو مثبت انداز میں استعمال کریں۔ میڈیا فوائد میں سب سے بڑا فائدہ مسلسل رابطہ اور معلومات ہیں۔اس کی تازہ ترین مثال اکتوبر میں پاکستان میں آنے والا زلزلہ ہے۔ اس دوران ہم سب نے میڈیا کا بہترین استعمال دیکھا جس نے پورے ملک اور بالخصوص نوجوانوں کو یکجا کرکے انہیں ان کے فرائض اور ذمہ داری کا احساس دلایا۔ ہر بڑے چھوٹے پر ایک دھن سوار ہوگئی کہ کس طرح سے ان علاقوں اور لوگوں تک مدد پہنچائی جائے۔ اس کام کا سہرا صرف اور صرف الیکٹرونک میڈیا کو جاتا ہے۔انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا بھر میں ہونے والی تحقیق سے علوم وشعور میں اضافہ ہوتا ہے اور ہر چیز کے بارے میں معلومات کی ایک وسیع دنیا تک رسائی ممکن ہوتی ہے۔

صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب مل کر میڈیا کنٹرول کرنے والوں کو مجبور کریں کہ وہ میڈیا کے برے اثرات کو سمجھیں اور ان کو کم کرنے کی کوشش کریں۔جس طرح سگریٹ نوشی کے اشتہارات کو کم یا بند کرکے اس کے پھیلاؤ اور مضر اثرات پر قابو پالیا گیا ہے اسی طرح غیر ذمہ دار، بے ایمانی اور تشدد میں بھی اس صورت میں کمی آسکتی ہے کہ میڈیا کردار سازی میں زیادہ ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرے۔

ہمیں ای میل یا فون کیجئے!

---"سائنس کی باتیں" ڈی وی ڈی مفت حاصل کیجئے۔
یہ ایک دلچسپ اور معلوماتی اردو ٹیلی ویژن سیریل ہے جسے پرویز ہود بھائی نے ترتیب دیا ہے۔اس ڈی وی ڈی میں آپ "سورج کی موت"، "اینٹی میٹر کی تلاش" اور "وقت وقت کی باتیں" کے بارے میں جان سکیں گے اس کے علاوہ بھی اس میں آپ کی دلچسپی کے لئے مفید مواد موجود ہے۔

پرویز ہود بھائی قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں فزکس کے پروفیسر ہیں۔آپ نے میساچوسس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی سے نیوکلیئر فزکس میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔آپ ایم آئی ٹی، کانیگی میلون یونیورسٹی اور یونیورسٹی آف میری لینڈ میں وزٹنگ پروفیسر کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔
آپ امریکہ اور یورپین یونیورسٹیز اور ریسرچ لیبارٹریز میں لیکچرز دیتے رہتے ہیں۔

کمرہ جماعت کی سرگرمیاں

نگہت حسن

ذیل میں کچھ ایسی سرگرمیاں دی جارہی ہیں جنہیں بچوں کی عمر اور جماعت کے لحاظ سے مناسب ردوبدل کے بعد کمرہ جماعت میں بہ آسانی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ان سرگرمیوں سے بچوں پر یہ واضح ہوگا کہ باکردار و بااخلاق ہونے کے لئے اپنے رویوں میں مثبت تبدیلی کیسے لائی جاسکتی ہے۔

ایک باکردار شخص

اخلاقی خصوصیات: تمام

عمر کی حد: ۶۔۱۵ سال

مقاصد:

- بچے یہ سمجھ سکیں گے کہ باکردار و بااخلاق شخصیت سے کیا مراد ہے۔
- وہ باکردار افراد کی نشاندہی کرسکیں گے اور ان کی مثبت خصوصیات فہرست کریں گے۔
- بچے اپنے کردار میں بہتری لانے کے لئے مقاصد طے کرسکیں گے۔

ضروری اشیاء:

- کچھ نہیں

کیا کرنا ہے

- بچوں سے کہئے کہ وہ ایسے لوگوں کے بارے میں سوچیں جنہیں وہ پسند کرتے ہیں۔ (یہ افراد زندگی کے کسی بھی شعبے سے وابستہ ہوسکتے ہیں، خواہ ان کا تعلق بچوں کے اپنے خاندان سے ہو، ملک سے یا دنیا کے کسی بھی حصّے سے) بچوں کو ایسے افراد کے بارے میں سوچنے کا موقع دیں۔
- اب بچوں سے کہئے کہ ان افراد کی وہ خوبی/خوبیاں بتائیں جن کی وجہ سے وہ انہیں پسند کرتے ہیں۔ پہلے آپ خود بچوں کو ایک مثال دیں، مثلاً 'مجھے جو شخص پسند ہے، وہ نہایت سچاّ ہے' یا 'مجھے فلاں شخص کی احساس ذمہ داری پسند ہے۔
- بچوں کے جوابات یوں ہوسکتے ہیں: سچاّ، فرض شناس، مخلص، شفیق، قابل بھروسہ وغیرہ
- جب تمام بچے جواب دے چکیں تو تختۂ سیاہ پر مندرجہ ذیل الفاظ تحریر کریں۔

- ذمہ دار
- منصف
- دوسروں کا احترام کرنے والا
- قابل اعتبار
- دوسروں کا خیال رکھنے والا
- اچھا شہری

- پھر باری باری ہر لفظ سے متعلق بچوں سے پوچھیں کہ ان کے خیال میں اس کے کیا معنی ہیں۔ بچوں کے جوابات متعلقہ لفظ کے سامنے تحریر کریں۔
- ہر لفظ کے بارے میں تفصیل سے بات کریں۔ مثلاً 'دوسروں کا احترام کرنے والا' اس کے یہ معنی ہیں کہ ایسے کردار اور اخلاق والا شخص جو دوسروں کے نظریات، مذہب، رہن سہن اور ان کی زبان، رنگ و نسل اور رسومات کا احترام کرتا ہو یا 'منصف' اس سے ایسا شخص مراد ہے جو انصاف سے کام لیتا ہو۔ (اخلاقی خصوصیات کی تفصیل اسی شمارے میں ملاحظہ فرمائیں)
- بچوں کو سمجھائیے کہ یہ الفاظ انسانی کردار کی مثبت خصوصیات ہیں۔ ان سے ہی ایک شخصیت باکردار یا بااخلاق کہلا سکتی ہے۔
- بچوں سے کہئے کہ وہ اپنے رویوں اور کردار میں مثبت تبدیلی لانے کے لئے کیا کرسکتے ہیں۔ بچوں کو موقع دیں کہ وہ اپنے برابر میں بیٹھے ہوئے ساتھی سے آپس میں بات چیت کریں کہ وہ

اپنے کردار میں کس قسم کی تبدیلی لانا چاہتے ہیں۔ دونوں ساتھیوں سے کہئے کہ وہ ایک دوسرے کو سننے اور سنانے کا موقع دیتے ہوئے ایسے اہداف طے کریں جن کی مدد سے وہ اپنے کردار میں اخلاقی خصوصیات پیدا کرسکیں۔

- جب بچے اہداف طے کرلیں تو (اگر مناسب سمجھیں) سب کے سامنے اپنے مقاصد پڑھ کر سنائیں تاکہ دوسرے بچوں کو بھی نئے خیالات مل سکیں۔
- تمام بچوں کی پیشکش کے بعد ان کی حوصلہ افزائی کریں اور اس بات کی وضاحت کریں کہ وہ اپنے رویوں میں تبدیلی دنوں میں نہیں لاسکتے بلکہ انہیں مثبت رویوں پر مستقل عمل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ رویے ان کی شخصیت کا حصہ بن جائیں۔

اضافی سرگرمی:

- بچوں کو چھوٹے گروپس میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کو ہدایت دیں کہ گروپ کے تمام بچے مل کر کسی ایک اخلاقی خصوصیت کے بارے میں سوچیں کہ اسے تصویر کے ذریعے کس طرح واضح کیا جاسکتا ہے۔ اور پھر اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک پوسٹر بنائیں۔ اور اپنی مرضی سے اس میں رنگ بھریں۔
- جب تمام بچوں کے پوسٹرز مکمل ہوجائیں تو اس کی نمائش پوری جماعت یا اسکول میں کروائیں۔

پرانی کہاوت نئی حکمت

اخلاقی خصوصیات: احترام، شہریت، دوسروں کا خیال رکھنا

عمر کی حد: ۶ ۔ ۱۵ سال

مقاصد:

- بچوں پر قومی زبان اردو کی اہمیت اجاگر کرنا اور اردو زبان کو فروغ دینا
- اپنی اور دوسروں کی ثقافت سمجھنے اور اس کا احترام کرنے میں بچوں کی مدد کرنا

ضروری اشیاء:

- اردو لغت (بچوں کی ذاتی یا ہر گروپ کے لئے ایک)

کیا کرنا ہے

- بچوں کے ساتھ مل کر اردو زبان میں بولی جانے والی ضرب الامثال و کہاوتیں تختۂ سیاہ پر فہرست کریں۔ پہلے آپ خود شروع کریں اور اپنی طرف سے چند مثالیں تختۂ سیاہ پر لکھیں، مثلاً 'ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا' یا 'جیسی کرنی ویسی بھرنی'۔ بچوں کو موقع دیں کہ وہ کوئی سنی ہوئی ضرب المثل فہرست میں شامل کریں۔ (اگر بچے کوئی ضرب المثل غلط بھی بتارہے ہوں تو آپ اسے درست کرکے فہرست میں شامل کردیں)
- بچوں کی بنائی گئی فہرست میں آپ اپنی مثالیں بھی شامل کردیں۔ (مندرجہ ذیل فہرست سے مدد لی جاسکتی ہے۔ معنی کے لئے لغت سے مدد لیں)
- دودھ کا جلا چھاج پھونک کر پیتا ہے
- اپنے منہ میاں مٹھو
- اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت
- بلی کے گلے میں گھنٹی کون باندھے
- کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا
- محنت میں عظمت ہے
- بے ادب بے نصیب باادب بانصیب
- لالچ بری بلا ہے

- بغل میں بچہ شہر میں ڈھنڈورا
- الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے
- میں بھی رانی تو بھی رانی کون بھرے گا پانی
- صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے
- نیکی کر دریا میں ڈال
- بچوں کو چھوٹے گروپس میں تقسیم کریں اور ان سے کہیں کہ وہ ان محاوروں کے معنی لغت میں تلاش کر کے اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- پھر ان سے کہئے کہ آپس میں بات کریں کہ یہ محاورے ان کی مادری زبان میں بولے اور سمجھے جاتے ہیں یا نہیں۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنے گھرانوں میں بولے جانے والے محاورے بھی سب کے سامنے بیان کریں۔
- جب تمام گروپس اپنا کام مکمل کر چکیں تو انہیں اپنے کام کی پیشکش کا موقع دیں۔
- بچوں سے معلوم کریں کہ ان محاوروں کا اخلاقی خصوصیات سے کیا ربط ہے۔ ہر بچہ انفرادی طور پر اپنے کردار و اخلاق پر بھی نظرِ ثانی کرے کہ وہ ان محاوروں سے کیا سبق حاصل کرتا ہے اور اپنے رویوں میں کس قسم کی تبدیلی لا سکتا ہے۔

مہمان

اخلاقی خصوصیات: احترام، دوسروں کا خیال رکھنا

عمر کی حد: ۳۔۵ سال

مقاصد:
- بچوں کی معاشرتی مہارتیں اجاگر کرنا
- مناسب اور غیر مناسب رویوں کی مثالوں کے ذریعے بچے یہ سمجھ سکیں گے کہ معاشرے میں کس قسم کے رویے قابلِ احترام اور قابلِ قبول ہوتے ہیں

ضروری اشیاء:
- کچھ نہیں

کیا کرنا ہے

- بچوں سے بات چیت کے ذریعے معلوم کریں کہ ان کے خیال میں اچھی عادتیں کیا ہوتی ہیں؟ مثلاً وقت پر اٹھنا، صاف رہنا، روز اسکول جانا وغیرہ
- پھر ان سے معلوم کریں کہ ان کے خیال میں بری عادتیں کیا ہوتی ہیں؟ وہ کہہ سکتے ہیں، جھوٹ بولنا، صبح دیر تک سونا، پڑھائی میں دلچسپی نہ لینا
- بات چیت کے ذریعے بچوں کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کیجئے کہ ہماری اچھی اور بری عادتیں ہی ہمیں معاشرے میں قابلِ احترام فرد بناتی ہیں۔ مثالیں دے کر اپنی بات کی وضاحت کریں کہ اگر وہ دوسرے بچوں یا دوستوں کو اپنے ساتھ کھیل میں شریک کریں گے، بڑوں کا احترام کریں گے، آہستہ لہجے میں بات کرنے کی عادت ڈالیں گے تو ان کے یہ رویے معاشرے میں احترام کی نظر سے دیکھے جائیں گے۔
- بچوں سے معلوم کریں کہ اگر وہ کسی کے گھر مہمان بن کر جائیں تو ان کا رویہ میزبان کے ساتھ کیسا ہونا چاہئے؟ اور جب تک وہ وہاں رہیں تو انہیں کس طرح رہنا چاہئے؟
- بچوں کو موقع دیں کہ وہ آپ کے سوالات کے جواب کھل کر دے سکیں اور اپنی بات کہہ سکیں۔
- بچوں کو چار گروپس میں تقسیم کریں اور ہر گروپ کو مندرجہ ذیل مناظر میں سے ایک پر اداکاری کرنے کی ہدایت کریں۔
- بچوں کو اپنی مرضی سے اداکاری کرنے دیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل مناظر میں دکھایا گیا ہے، بچے اسی طرح منفی رویوں کی عکاسی کریں گے۔ اداکاری کے کسی بھی مرحلہ پر نہ انہیں ٹوکیں اور نہ ہی کسی قسم کی مداخلت کریں۔

گروپ نمبر۱: فرح اور نتاشہ اپنی سہیلی بینش کے گھر مہمان بن کر جاتی ہیں۔ بینش کی والدہ ان کے لئے کباب، سموسے اور برفی لے کر آتی ہیں۔ کھانے کی اتنی مزیدار چیزیں دیکھ کر ان کے منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ کھانے کی چیزوں سے وہ اپنی پلیٹیں اتنی بھر لیتی ہیں کہ ان سے وہ تمام چیزیں مکمل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور وہ آدھی چیزیں پلیٹ میں چھوڑ کر اٹھ جاتی ہیں۔

گروپ نمبر۲: ناجیہ اور فرخ اپنے والدین کے ہمراہ اپنے والد کے دوست خاور چچا کی تیمارداری کرنے ان کے گھر جاتے ہیں۔ خاور چچا کو کافی دن سے بخار آ رہا ہے اور ڈاکٹر نے انہیں آرام کا مشورہ دیا ہے۔ ناجیہ اور فرخ کو اوٹ پٹانگ حرکتیں کرنے، لطیفے سنانے، اونچی آواز میں ہنسنے اور باتیں کرنے کی عادت ہے۔ خاور چچا کے گھر بھی فرخ لطیفے سنانا شروع کر دیتا ہے جبکہ انہیں آرام کی ہدایت کی گئی ہے۔

گروپ نمبر۳: عامر، وسیم، اور فہد ایک سالگرہ میں مدعو تھے۔ ان تینوں کی جماعت کا ایک اور لڑکا عمران بھی وہاں آیا ہوا تھا۔ پچھلے دنوں اسکول میں کسی بات پر عمران سے ان تینوں کی زبردست لڑائی ہوگئی تھی۔ جب انہوں نے عمران کو وہاں دیکھا تو وہ پرانی باتیں نکال کر اس سے لڑنے لگے۔

گروپ نمبر۴: ثمر، بتول اور علینہ اپنی سہیلی کے گھر گئیں۔ فاخرہ نے انہیں اپنے ماموں کی لائی ہوئی چیزیں دکھائیں جو وہ کل ہی لندن سے لائے تھے۔ ان میں مختلف وڈیو گیمز اور کچھ گڑیاں بھی تھیں۔ ثمر اور علینہ نے ان کھلونوں سے کھیلنا شروع کر دیا اور جن کھلونوں کی ابھی پیکنگ بھی نہیں کھلی تھی انہیں بھی کھولنے کی کوشش کرنے لگیں۔ بتول نے ایک بولنے والی گڑیا پر قبضہ جما لیا اور اس کا بولنے والا بٹن بار بار دبا کر لطف اندوز ہونے لگی۔

- بچوں کو گروپ میں کام کا مناسب وقت دیں۔ پھر ہر گروپ کو اپنا کام سب کے سامنے پیش کرنے کا موقع بھی دیں۔
- ہر گروپ کی پیشکش کے بعد تمام بچوں کو موقع دیں کہ وہ بھی اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔ آپ بچوں سے پوچھئے کہ جیسا کہ اداکاری کے ذریعے بچوں کے رویے دکھائے گئے ہیں کیا ان کے خیال میں یہ مناسب رویے تھے؟ اگر ہاں تو کیسے؟ اور اگر نہیں تو مناسب رویے کیا ہو سکتے ہیں؟
- ایک دن میں تمام گروپس کو اداکاری کا موقع دیا جا سکتا ہے۔ وقت کی کمی کے باعث روزانہ ایک یا ہفتہ کا کوئی ایک دن اس مقصد کے لئے مختص کیا جا سکتا ہے۔ آپ کی منصوبہ بندی خواہ کچھ بھی ہو بچوں کو اس سے باخبر رکھنا بہت ضروری ہے۔
- جب تمام گروپس اداکاری کر چکیں تو سادہ زبان میں ایسے رویوں پر بات کریں جو معاشرے میں قابلِ قبول اور قابلِ احترام مانے جاتے ہیں۔

فضا رحمان، جماعت ہشتم۔اے
کراچی کیمبرج اسکول

محنت میں عظمت ہے

اخلاقی خصوصیات: ذمہ داری، شہریت

عمر کی حد: ۶۔۱۵ سال

مقاصد:
- ریسرچ اور لکھائی کی مہارتیں اجاگر کرنا
- اپنے مستقبل کے بارے میں بچوں کی سوچ وسیع کرنا

ضروری اشیاء:
- مختلف پیشوں سے متعلق کتب و معلوماتی مواد
- ریسرچ کے لئے لائبریری یا انٹرنیٹ (اگر دستیاب ہو)
- والدین، گھر کے بزرگ یا اساتذہ سے بات چیت

کیا کرنا ہے

- بچوں سے معلوم کریں کہ ان کے خیال میں لفظ 'ذمہ داری' کے کیا معنی ہیں؟ اس بارے میں بھی بات کریں کہ بحیثیت طالبعلم آپ سب کی کیا ذمہ داری ہے۔ ممکن ہے کہ ان کا جواب ہو کہ دل لگا کے پڑھنا اور اچھی تعلیم حاصل کرنا۔ پھر یہ بھی بات کریں کہ اچھی تعلیم سے کیا مراد ہے اور اچھی تعلیم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟ ممکن ہے کہ بچوں کے جوابات ہوں 'ڈاکٹر، سائنس داں یا انجینئر بننے کے لیے اچھی تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے۔'
- بچوں کو سمجھایئے کہ انہوں نے ابھی جو نام لئے ہیں، یہ دراصل پیشے کہلاتے ہیں۔ بچوں سے مختلف پیشوں پر بات کریں۔
- دو، دو بچوں کو مل کر پیشوں سے متعلق آپس میں بات چیت کا موقع دیں۔ ان سے کہیں کہ وہ انفرادی طور پر کوئی سے تین پیشے چن لیں۔ اب ان پیشوں سے متعلق انہیں جو بھی معلومات ہیں انہیں اپنی کاپیوں میں لکھ لیں اور پھر اپنے ساتھی سے ان معلومات پر گفتگو کریں۔ بچوں سے کہیں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی بات باری باری سنیں اور سنائیں اور جہاں ضرورت محسوس کریں ایک دوسرے کی معلومات میں اضافہ بھی کریں۔
- جب بچوں کا اعتماد بحال ہو جائے کہ ہم صحیح رخ پر کام کر رہے ہیں تو ان سے کہئے کہ وہ چنے گئے پیشوں پر مزید ریسرچ کریں۔ اگر اسکول میں لائبریری یا انٹرنیٹ کی سہولت موجود ہو تو انہیں ریسرچ کرنے کا مناسب وقت اور موقع فراہم کریں۔
- ان سے کہئے کہ ریسرچ میں چنے گئے پیشوں سے متعلق مکمل کوائف جمع کریں کہ ان پیشوں کو اپنانے کے لئے کتنی تعلیم ضروری ہے، پیشہ ور تعلیم میں کتنے سال صرف ہونگے، تعلیمی اخراجات کتنے آئیں گے، نوکری کے کیا مواقع میسر ہو سکتے ہیں اور نوکری ملنے کے بعد اندازاً کتنی تنخواہ ہوگی۔
- بچوں کو مشورہ دیں کہ اس ریسرچ میں وہ اپنے گھر کے کسی بزرگ، اساتذہ یا اس پیشے سے منسلک کسی فرد سے مدد لے سکتے ہیں۔

بچوں کو ریسرچ کرنے کے لئے مناسب وقت دیں (آٹھ، دس روز یا اس سے بھی زیادہ) مقررہ وقت پورا ہونے پر ان سے کہئے کہ اب وہ اپنی ریسرچ کی روشنی میں ایک مفصل رپورٹ تیار کریں کہ انہوں نے اس سے کیا معلومات حاصل کیں اور مزید یہ کہ وہ مستقبل میں کون سا پیشہ اپنانا چاہتے ہیں اور کیوں؟ بچے مزید یہ بھی بتائیں کہ اس مقصد کے حصول کے لئے انہیں کیا کرنا پڑے گا؟

- جب تمام بچوں کی رپورٹس تیار ہو جائیں تو انہیں موقع دیں کہ وہ جماعت میں سب کے سامنے اپنا کام پیش کر سکیں۔
- جب تمام بچے ایک دوسرے کے کام سے آشنا ہو جائیں تو آپ بچوں سے بات کریں کہ کسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے محنت کرنا پڑتی ہے۔ پھر ان سے 'محنت میں عظمت ہے' کے مقولہ پر بات کریں۔

ایک تمثیل

اخلاقی خصوصیات: دوسروں کا خیال رکھنا، احترام، شہریت

عمر کی حد: ۶ ۔۱۵ سال

مقاصد:

- اداکاری کے ذریعے بچوں میں خود اعتمادی پیدا کرنا
- مسائل کے منصفانہ حل تلاش کرنے کی صلاحیتیں اجاگر کرنا

ضروری اشیاء:

- کچھ نہیں

کیا کرنا ہے

- بچوں کو چار گروپس میں تقسیم کریں۔
- ہر گروپ کو مندرجہ ذیل صورتِ حال پر اداکاری کرنے کے لئے کہئے۔

اب تمام گروپس سے کہئیے کہ وہ اپنے ، اپنے گروپ میں آپس میں بات چیت کریں کہ ان کے خیال میں اس مسئلے کا منصفانہ حل کیا ہونا چاہئیے؟

بچوں کو اس مسئلے کے حل تک خود پہنچنے دیں۔ ہر گروپ سے کہئیے کہ وہ اس مسئلے کے ہر پہلو پر غور کرے اور سوچے کہ پہلا بچہ کیا کرسکتا ہے کہ لڑائی ختم ہو، اسی طرح دوسرے بچے کو کیا کرنا چاہئیے؟

بچوں سے کہئیے کہ وہ ایک سے زیادہ حل بھی تلاش کرسکتے ہیں۔ گروپ میں بات چیت اور بحث و مباحثہ کا مناسب وقت دیں۔ پھر ہر گروپ کو اپنا کام سب کے سامنے پیش کرنے کا موقع بھی دیں۔ تمام گروپس کی پیشکش کے بعد ان کی کاوشوں کو سراہیں اور اپنی تجاویز بھی دیں۔ بچوں کو یہ بھی سمجھائیے کہ مسئلے کے حل میں معافی مانگنا، گلے ملنا اور ہاتھ ملانا بھی شامل ہونا چاہئیے۔

یہ کھلونا کس کا ہے؟

ایک بچے کو زمین پر پڑا ہوا ایک کھلونا ملا۔ آس پاس کوئی بھی نہیں تھا، یہ دیکھتے ہوئے وہ اس سے کھیلنے لگا۔ ایک اور بچہ دوڑتا ہوا آیا اور یہ کہہ کر اس سے وہ کھلونا چھین لیتا ہے کہ 'تم چور کہیں کے ! یہ کھلونا دو۔ یہ کھلونا میرا ہے۔' وہ دونوں اس کھلونے کے لئے لڑنے لگتے ہیں۔ پہلا بچہ کہتا ہے کہ 'تم میرے ساتھ زیادتی کررہے ہو۔' اور یہ کہہ کر وہ کھلونا اس سے پھر جھپٹ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ 'یہ مجھے زمین پر پڑا ہوا ملا تھا اس لئے یہ میرا ہے۔' دونوں میں تکرار بڑھتی جاتی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے ہیں۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو غیر منصف اور بے ایمان جیسے القابات سے نوازتے ہیں۔

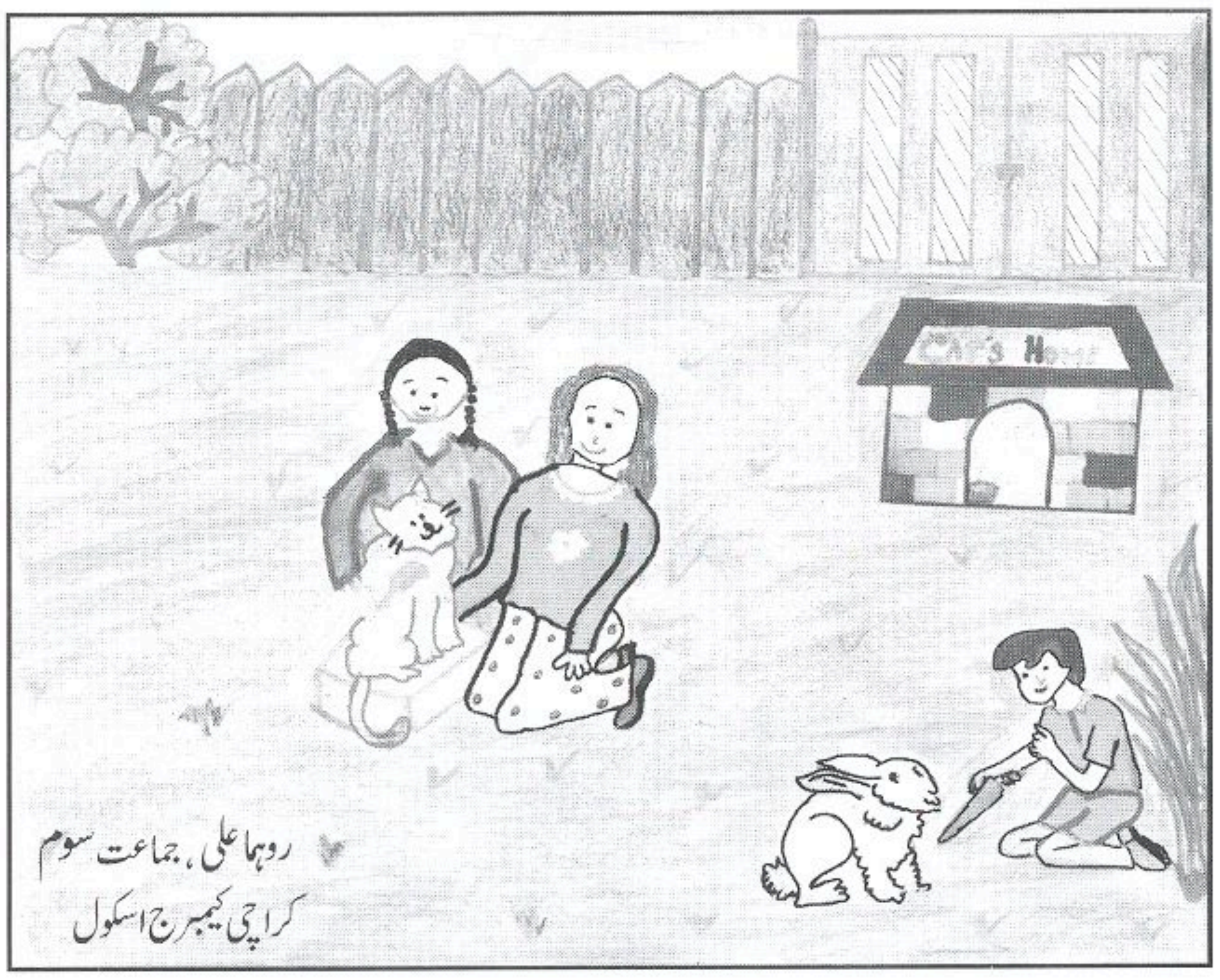

روہا علی، جماعت سوم
کراچی کیمبرج اسکول

چار کا یار

اخلاقی خصوصیات: دوسروں کا خیال رکھنا، احترام، شہریت

عمر کی حد: کوئی نہیں

مقاصد

بچوں کو یہ سمجھانا کہ دوسروں کا خیال رکھنا کیوں ضروری ہے،

بچے یہ بھی جان سکیں گے کہ دوسروں کا خیال کیسے رکھا جاسکتا ہے

ضروری اشیاء:

کچھ نہیں

کیا کرنا ہے

- بچوں سے کہئیے کہ وہ چار ایسے اشخاص کے بارے میں سوچیں جن کی وہ کسی بھی طرح مدد کرسکتے ہوں مثلاً جماعت میں کسی نئے آنے والے ساتھی کے ساتھ کھیل میں شریک ہونا تاکہ نئے ماحول سے مانوس ہونے میں اس کی مدد کی جاسکے یا زمین پر گرتے ہوئے شخص کی کھڑے ہونے میں مدد کرنا یا گھر میں کسی فرد کے کام میں اس کی مدد کرنا وغیرہ
- جب بچے سوچ لیں کہ وہ کس شخص کی مدد کس طرح کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اس کام کے لئے دو دن دیجئیے۔
- دو دن کے بعد بچوں کو چھوٹے گروپس میں بٹھائیں اور انہیں موقع دیں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے تجربات سنیں اور سنائیں۔
- کوشش کریں کہ اس سرگرمی کو ایک ہفتے میں دو مرتبہ کروائیں۔
- جب بچے اس سرگرمی سے واقف ہوجائیں تو آپ ان سے کہہ سکتی ہیں کہ وہ دو دن میں چار اشخاص کی مدد کرنے کے بجائے ایک دن میں کوئی سے چار اچھے کام کریں اور اسکول واپس آکر اسی طرح اپنے ساتھیوں سے اپنے تجربات بیان کریں۔

یہ دیکھ کر آپ کو بہت حیرت ہوگی کہ بچوں میں چار سے زیادہ افراد کی مدد کرنے کی خواہش جنم لے چکی ہے۔

میرے دوست سے ملئے

اخلاقی خصوصیات: دوسروں کا خیال رکھنا، احترام، انصاف

عمر کی حد: ۳-۵ سال

مقاصد:

- بچوں کو نئے دوست بنانے، ایک دوسرے کا خیال رکھنے، مل جل کر کھیلنے اور پڑھنے میں مدد دینا
- بچے یہ جان سکیں گے کہ دوستی میں مل جل کر کھیلنا، چیزیں بانٹنا، اور ایک دوسرے کا خیال رکھنا شامل ہوتا ہے

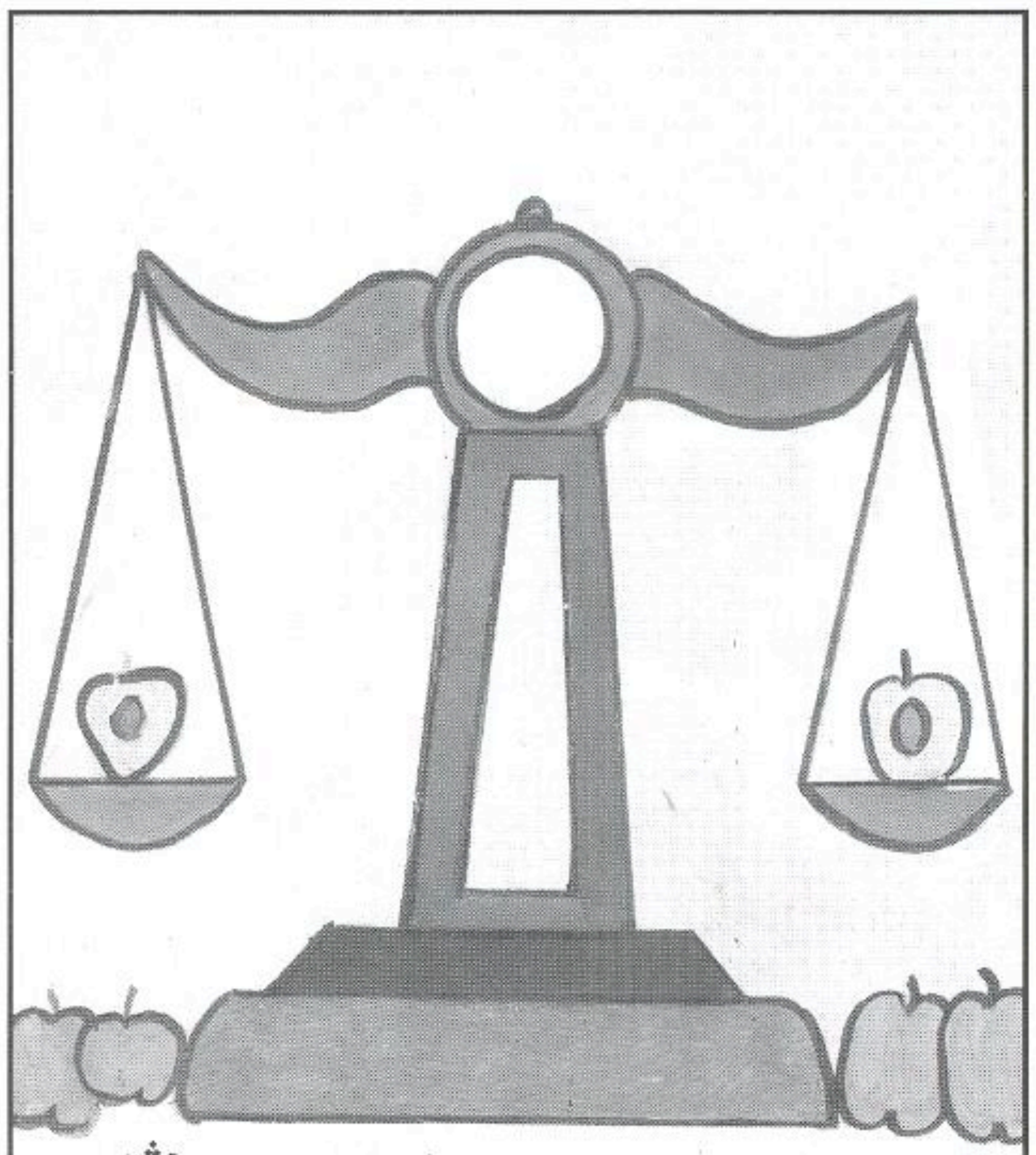

فضا رحمان، جماعت ہشتم-اے
کراچی کیمبرج اسکول

ضروری اشیاء:

- کاغذی لفافے (ہر بچے کے لئے ایک)
- رنگین پنسلیں، مارکرز، آبی رنگ
- گوند
- رنگین کاغذ (ابری)
- اون
- قینچیاں

کیا کرنا ہے

- بچوں سے 'دوست' کے موضوع پر بات کریں۔ ان سے مندرجہ ذیل سوالات کے ذریعے بات آگے بڑھائیں۔
- آپ نے کوئی نیا دوست کب بنایا تھا؟
- کیا وہ آج بھی آپ کا دوست ہے؟
- اپنے دوست کی کوئی ایک خوبی بتایئے۔
- آپ کا رویہ اپنے دوستوں کے ساتھ کیسا ہوتا ہے؟
- آپ کے دوستوں کا رویہ آپ کے ساتھ کیسا ہوتا ہے؟
- کوئی شخص ایک اچھا دوست کیسے بن سکتا ہے؟
- جب بچوں پر دوست اور دوستی کا مطلب واضح ہو جائے تو آپ ان سے کہئے کہ وہ اپنے دوست کی کاغذی پتلی (paper- bag puppet) بنائیں گے۔
- ہر بچے کو ایک کاغذی لفافہ دیں۔ ان سے کہئے کہ وہ اس کی مدد سے اپنا دوست بنائیں۔ اور اپنی بھرپور تخلیقی صلاحیتیں استعمال کرنے کے لئے آرٹ کا سامان جس طرح چاہیں استعمال کر سکتے ہیں۔ مثلاً بالوں کے لئے اون، کپڑوں کے لئے رنگین کاغذ اور چہرے کے لئے آبی رنگ یا رنگین پنسلیں۔
- ہر بچے کو انفرادی طور پر کام کرنے دیں، لیکن اگر وہ چاہیں تو آپ کی یا کسی ساتھی کی مدد بھی لے سکتے ہیں۔
- جب بچے اپنے دوست تخلیق کر چکیں تو انہیں استعمال شدہ اشیاء واپس اپنی جگہ پر رکھنے کی ہدایت کریں۔
- تمام بچوں کو ان کے بنائے گئے دوستوں کے ساتھ بڑے دائرے میں بٹھائیں۔
- دو، دو بچوں کو ایک ساتھ موقع دیں کہ وہ اپنے دوستوں کو سب کے سامنے پیش کر سکیں۔ بچوں کی رہنمائی کریں کہ وہ ایک دوسرے سے اس طرح بات کر سکتے ہیں کہ: 'آپ کا کیا نام ہے؟' 'میرا نام۔۔۔ ہے۔' 'کیا آپ میرے دوست بننا پسند کریں گے؟'

اسی طرح تمام بچوں کو موقع دیں کہ وہ اپنے دوست سب کے سامنے پیش کر سکیں۔

ہاتھوں میں ہاتھ رہیں ہم سب ساتھ رہیں

اخلاقی خصوصیات: شہریت، دوسروں کا خیال رکھنا، احترام، انصاف

عمر کی حد: ۶ ۔ ۱۵ سال

مقاصد:
بچے یہ جان سکیں گے کہ اگر ملک کا ایک حصہ کسی قدرتی آفت کا شکار ہے تو ایسے میں باقی قوم کا کیا فرض بنتا ہے

ضروری اشیاء:
کچھ نہیں

کیا کرنا ہے

- بچوں سے حالاتِ حاضرہ خصوصاً پاکستان کے حالات پر بات کریں۔ ممکن ہے کہ وہ پاکستان میں آنے والے زلزلہ پر خود بات شروع کریں۔
- بچوں کو مختصراً بتائیے کہ زلزلے کیسے آتے ہیں۔
- زلزلے کے نتائج میں ہونے والی تباہی پر بھی بات کریں۔
- بچوں سے پوچھیئے کہ ان حالات میں پوری قوم پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور ہمیں کیا کرنا چاہئے۔
- بچوں کو گروپس میں تقسیم کریں اور ہر گروپ کو ہدایت دیں کہ وہ پاکستان میں آنے والے زلزلے سے متاثر ہونے والے لوگوں کی بحالی کے لئے ممکنہ اقدامات کی فہرست بنائیں (ایسے کام جو ہم اکیلے کر سکتے ہیں، مل کر بھی اور حکومت کی ذمہ داریاں بھی)
- ہر گروپ سے کہئے کہ وہ حکومت کے متعلقہ عہدیداروں یا فلاحی اداروں کو اپنی تجاویز لکھ کر ارسال کریں۔
- اس کے بعد ہر گروپ کو اپنا کام سب کے سامنے پیش کرنے کا موقع بھی دیں۔
- ممکن ہے کسی گروپ کی تجاویز میں چندہ جمع کر کے متاثرین کی امداد کرنا بھی شامل ہو۔ اس تجویز کے تحت کمرہ جماعت میں ایک جار یا چھوٹی سی صندوقچی رکھ دیں (ایسی ہی صندوقچیاں اسکول کی تمام جماعتوں میں رکھی جاسکتی ہیں یا پھر تمام بچوں کے لئے اسکول میں ایک جگہ مخصوص کر کے ایک مشترکہ صندوقچی رکھ دیں) بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اس صندوقچی میں اپنی مرضی سے کچھ (دو یا پانچ کے سکّے) رقم ڈالیں۔

اضافی سرگرمی:

- بچوں سے کہئے کہ وہ اپنے ہاتھ کا خاکہ بنائیں اور اس پر تحریر کریں کہ وہ اپنے ملک وقوم کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔ پھر اس ہاتھ کو اپنی مرضی سے رنگ اور پھول بوٹوں سے سجائیں۔
- جب ہاتھوں کے تمام خاکے مکمل ہو جائیں تو بچوں کی مدد سے انہیں ایک دوسرے سے اس طرح چپکائیں کہ ہاتھوں کی ایک زنجیر بن جائے اور دیکھنے میں ایسا معلوم ہو جیسے تمام ہاتھ ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔

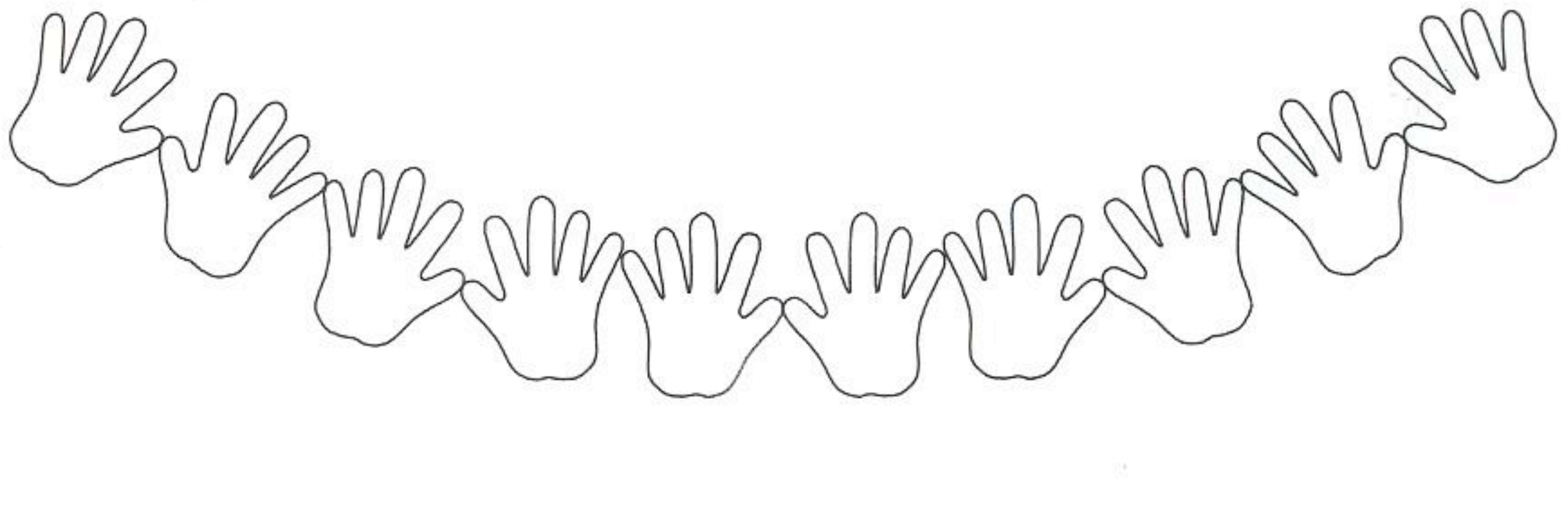

شمولیتی تعلیم

گزشتہ شمارے میں آپ کو شمولیتی تعلیم سے متعلق ایک مضمون پڑھنے کا اتفاق ہوا ہوگا۔ آپ نے اس مضمون میں پڑھا ہوگا کہ شمولیتی تعلیم سے مراد تمام بچوں کو تعلیمی عمل میں ایک ساتھ رکھنا ہے، خواہ ان بچوں میں کسی بھی قسم کی کمزوری ہو۔ آپ نے اس مضمون میں نو سنہرے اصولوں کے بارے میں بھی پڑھا ہوگا۔ یہ اصول آپس کے اس فرق سے متعلق ہیں جو بچوں کی کسی بھی تعلیمی جماعت میں پائے جا سکتے ہیں۔ خصوصاً اس جماعت میں جہاں خصوصی جماعت کے حامل بچے موجود ہوں۔ گزشتہ شمارے میں آپ ان اصولوں میں سے پہلے اصول 'سب بچوں کو شامل رکھنا' سے متعلق پڑھ چکے ہیں۔ اس مرتبہ ہم دوسرے اصول 'ابلاغ' پر بات کریں گے۔

آپ کی یاددہانی کے لئے نو سنہرے اصول دوبارہ دیئے جا رہے ہیں۔

۱. سب بچوں کو شامل رکھنا
۲. ابلاغ
۳. کمرہ جماعت کا نظم و نسق
۴. سبق کی منصوبہ بندی
۵. انفرادی منصوبہ بندی
۶. انفرادی اعانت فراہم کرنا
۷. معاونتی اشیاء کا استعمال
۸. رویے اور طور طریقوں کا نظم و ضبط
۹. مل کر کام کرنا

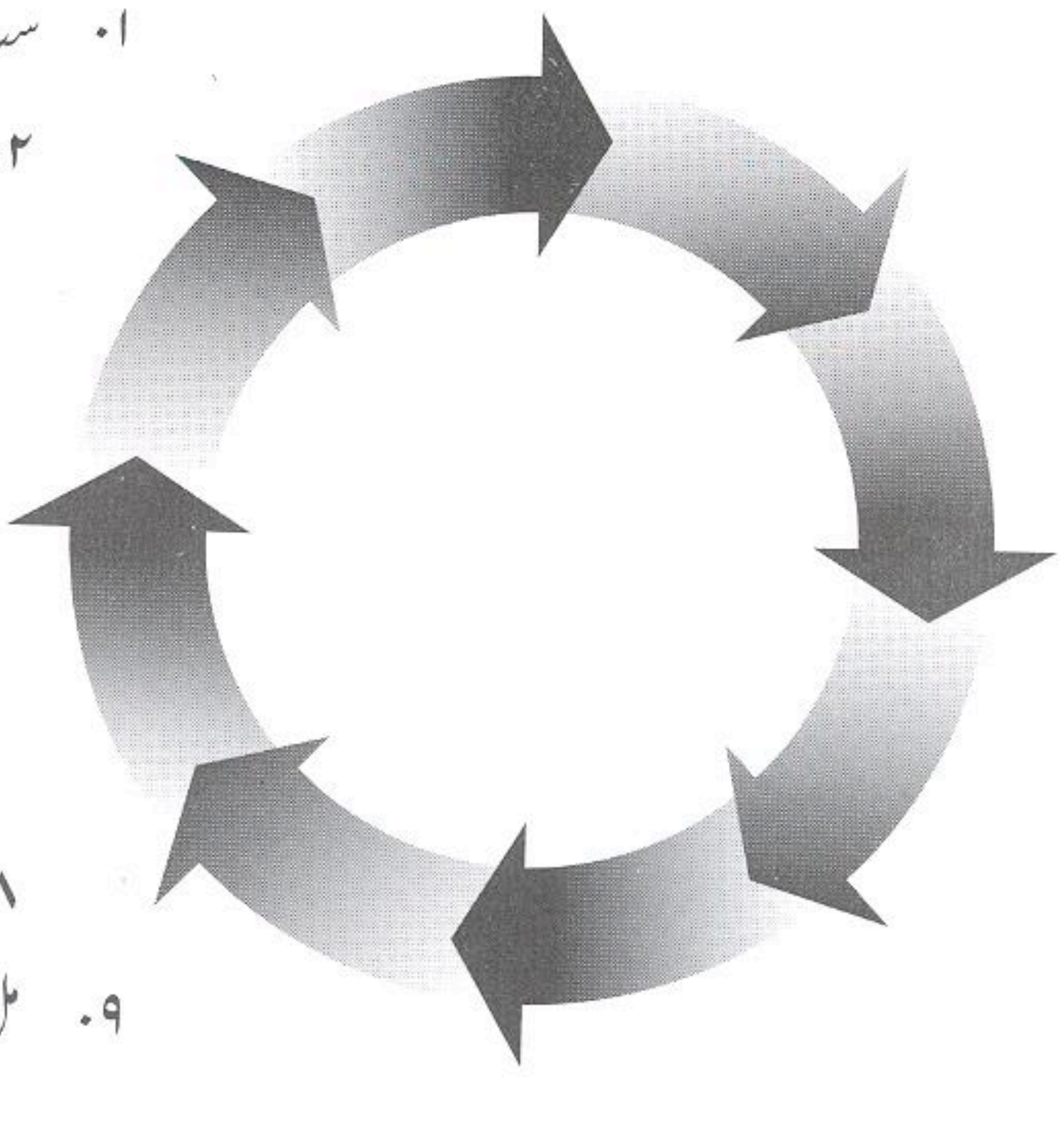

۲۔ ابلاغ

تعلیم میں ابلاغ کی ایک بنیادی حیثیت ہے۔ استاد کو بچوں سے، بچوں کو استاد سے اور آپس میں بات چیت کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے۔ آسان الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ ابلاغ کا تعلق پیغامات وصول کرنے اور دوسروں تک پہنچانے سے ہے۔

مثال کے طور پر وہ پیغام مندرجہ ذیل میں سے کسی بھی نوعیت کا ہو سکتا ہے۔

ایک ہدایت	'کاپی پر اپنا نام لکھیئے'
ایک سوال	'جون کے بعد کون سا مہینہ آتا ہے؟'
ایک تبصرہ	'کل انڈیا اور پاکستان کے مابین فٹ بال میچ ہے'
ایک رائے	'آپ کا یہ کام بہت اچھا ہے'

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ایک استاد کو بچوں کے ساتھ بہت زیادہ گفتگو کرنا پڑتی ہے۔ اور یہ گفتگو بے وجہ نہیں ہوتی۔ عموماً استاد کو بچوں کے رویے درست سمت میں رکھنے کے لئے بھی ان سے بات چیت کرتے رہنا پڑتی ہے۔ کبھی یہ گفتگو انہیں نئی معلومات مہیا کرنے کے لئے ہوسکتی ہے تو کبھی ان کی معلومات جانچنے کے لئے۔

آپ کے خیال میں استاد اور بچوں کے مابین گفتگو کی اور کیا وجوہات ہوسکتی ہیں؟

لوگ ایک دوسرے کو پیغامات دینے اور وصول کرنے کے لئے زیادہ تر بات چیت کا طریقہ اپناتے ہیں۔ لیکن ذریعہ ابلاغ صرف یہی ایک نہیں ہے۔ لوگ بات چیت اور باہمی ربط کے لئے ابلاغ کے بہت سے مختلف طریقے اپناتے ہیں۔ لوگ آپس میں بات کے دوران بھی مختلف طریقے اپناتے ہیں۔ ان طریقوں میں مندرجہ ذیل طریقے ہوسکتے ہیں۔

- جسمانی حرکات کا استعمال ...... اشارے کرنا اور بغیر آواز کے حرکات کا استعمال
- چہرے کے تاثرات ...... یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ آپ خوش ہیں، ناراض ہیں یا پھر پریشان
- آنکھوں کا اشارہ ...... یہ بتانے کے لئے کہ آپ کس شخص کو بات کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں، یا کس شے کی جانب لوگوں کی توجہ مبذول کروانا چاہتے ہیں۔
- تصاویر اور علامات
- لکھنا اور پڑھنا
- اشاروں کی زبان ...... جیسا کے گونگے اور بہرے افراد استعمال کرتے ہیں
- گانا، نقل اتارنا اور ناچنا

واضح ابلاغ

تدریس کے دوران اساتذہ کو چاہئے کہ اپنی گفتگو نہایت واضح رکھیں۔ تمام سیکھنے والے مختلف ہوتے ہیں۔ کچھ دیکھ کر بہت اچھے انداز سے سیکھتے ہیں اور کچھ سن کر یا خود عمل کرنے کے بعد بہتر سیکھ سکتے ہیں۔ ایک اچھا مبلغ گفتگو کے دوران ابلاغ کے مختلف طریقے استعمال کرتا ہے اور اپنی گفتگو کے اہم پہلو دہراتا بھی رہتا ہے خواہ اپنی بات چیت میں اسے دہرائے یا پھر کمرہ جماعت کی مختلف سرگرمیوں کے ذریعے ان اہم پہلوؤں پر زور دے۔

واضح اور موثر ابلاغ کے لئے اساتذہ کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل باتوں کو یقینی بنائیں:

عائشہ سہیل، جماعت چہارم
کراچی کیمبرج اسکول

- تمام بچوں کو نظر آئیں ...... اپنی جگہ پر کھڑے رہ کر گفتگو کریں بجائے اس کے کہ بیٹھا جائے۔
- صاف اور واضح بات کریں ...... آپ کی آواز قدرے اونچی ہونا چاہئے، لیکن چیختی ہوئی نہیں۔
- الفاظ سادہ اور جملے چھوٹے استعمال کریں۔
- جہاں خصوصی پیغام دینا مقصود ہو، وہاں پہلے بچوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کریں: 'میری بات غور سے سنیں'، اور پھر بات چیت کے دوران آنکھوں کا رابطہ (جہاں معاشرتی لحاظ سے مناسب ہو) رکھیں۔
- اہم بات پر زور دیں اور اسے ضرور دہرائیں۔
- اپنا پیغام موثر طریقے سے پہنچانے کے لئے سادہ زبان کے ساتھ جسمانی حرکات اور چہرے کے مناسب تاثرات استعمال کریں۔
- اپنی بات چیت کے دوران وقتاً فوقتاً بچوں سے معلوم کرتے رہیں کہ آپ نے جو کچھ کہا وہ ان کی سمجھ میں بھی آیا کہ نہیں ...... ان سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ آپ کی بات دہرائیں یا جو کچھ ان کی سمجھ میں آیا ہے اسے اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

- بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ سوال کرنے کی عادت ڈالیں اور جہاں محسوس کریں کہ انہیں کچھ سمجھ میں نہیں آیا ہے تو بلا جھجک ہاتھ اٹھا کر پوچھ لیں۔ اور انہیں ایسا ہی کرنے کی ہدایت اس وقت بھی کریں جبکہ دوسرے بچوں نے بھی کچھ کہا ہو۔

- بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کو ان کی کہی ہوئی بات سمجھنے میں دقت محسوس ہو رہی ہے تو وہ اپنی بات سمجھانے کے لئے جسمانی حرکات اور چہرے کے تاثرات سے مدد لیں۔

- اکثر کسی بچے کے دوست یا بھائی بہن زیادہ اچھے طریقے سے یہ سمجھا پاتے ہیں کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے ...... آپ کو چاہئے کہ ان کی مدد لیں۔

- اگر آپ کی جماعت میں کوئی بچہ ایسا بھی ہے جو کسی بھی وجہ سے اشاروں کی زبان سمجھتا یا استعمال کرتا ہے تو آپ بھی اشاروں کی زبان سیکھنے کی کوشش کریں۔ جماعت کے تمام بچے بھی چند اشارے یا اشاروں کی زبان سیکھ سکتے ہیں تا کہ وہ بھی اپنے ساتھی سے بات کر سکیں۔

- اپنی زبانی گفتگو کو تصاویر، خاکوں اور تحریر کی مدد سے موثر بنائیں۔

جب نئی مہارتیں سکھانا مقصود ہو تو 'چار نکات کی منصوبہ بندی' پر عمل کریں:

۱۔ بچوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانا

۲۔ سرگرمی کی پیشکش

۳۔ بچوں کی کارکردگی کا مشاہدہ

۴۔ اپنی رائے کا اظہار

ہر مرحلے پر اس بات کو یقینی بنائیں کہ ابلاغ کے طریقے واضح اور مناسب ہوں۔

آپس کی بات:

میں نے کمرہ جماعت میں تدریس کے دوران اپنی آواز ریکارڈ کی۔ اور جب اپنی ریکارڈ شدہ آواز سنی تو میں دنگ رہ گئی۔ اف خدایا! میں کتنا بولتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ بچے میری گفتگو میں سے آدھی ہی سمجھ پائے ہونگے۔

Source:

Adapted from:

Understanding and Responding to Children's Needs in Inclusive Classrooms: A Guide for Teachers. UNESCO: 2001

کردار کے چھ ستون

ان چھ بنیادی اخلاقی اقدار کا مرکزی خیال CHARACTER COUNTS! سے لیا گیا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے دیا گیا انگریزی نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

قابلِ اعتبار

قابلِ اعتبار ہونے سے یہ مراد ہے کہ دیانتدار رہو ......نہ کسی کو دھوکہ دو، بے ایمانی کرو یا کسی کی کوئی چیز چراؤ۔ قابلِ اعتبار و قابلِ اعتماد بنو..... قول و فعل میں تضاد نہ ہو۔ جائز کام کرنے کی ہمت پیدا کرو۔ اچھی ساکھ قائم کرو۔ وفادار رہو...... بوقتِ ضرورت اپنے گھرانے، دوستوں اور ملک کا سہارا بننے کے لئے تیار رہو۔

احترام

اس سے یہ مراد ہے کہ دوسروں سے احترام سے پیش آؤ۔ لوگوں کو ان کے فرق (رنگ، نسل، مذہب) کے ساتھ قبول کرو۔ اچھی عادات اپناؤ...... بری زبان سے پرہیز کرو۔ دوسروں کے جذبات کا لحاظ کرو۔ کسی کو نہ دھمکاؤ اور نہ ہی آزار پہنچاؤ۔ اختلافات، غصّے اور تذلیل سے پرامن طریقے سے نمٹو۔

احساسِ ذمہ داری

اس سے مراد ہے کہ ذمہ داری سے اپنا کام کرو۔ ثابت قدم رہو...... کوشش جاری رکھو۔ نفس پر قابو رکھو۔ عمل کرنے سے پہلے سوچو...... نتائج پر غور کرو۔ اپنے فیصلوں کی ذمہ داری قبول کرو۔

انصاف

اصولوں کے ساتھ کھیل کھیلو۔ وسیع النظر بنو...... دوسروں کی بات سنو۔ دوسروں سے غیر ضروری فائدہ نہ لو۔ دوسروں کو ان کی لاپرواہی کا الزام نہ دو۔

دوسروں کا خیال رکھنا

مہربان بنو۔ رحمدل بنو...... اور ایسا ظاہر بھی کرو کہ تمہیں دوسروں کا خیال ہے۔ شکریہ کا اظہار کرو...... دوسروں کو معاف کرو۔ بوقتِ ضرورت لوگوں کی مدد کرو۔

شہریت

اپنی کمیونٹی اور اپنے ملک کی بہتری کے لئے اپنے ذمہ کام پورے کرو۔ لوگوں سے تعاون کرو۔ کمیونٹی کے معاملات میں شامل رہو۔ حالاتِ حاضرہ سے باخبر رہو۔ ووٹ ڈالو۔ اچھے پڑوسی بنو۔ اصول و قوانین کی پابندی کرو۔ اربابِ اختیار کا احترام کرو۔ ماحول دوست بنو۔